سوال

میں نے غصہ کی حالت میں بیوی پر طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ پڑوسیوں کے ہاں مت جائے اور یہ کلمات ادا کیے : "اگر تم پڑوسیوں کے ہاں گئی مجھ پر تین طلاق، تمہیں طلاق ہو جائیگی "اور بالفعل بیوی ان کے ہاں نہ گئی، لیکن ایک دن پروسن کا بچہ آکر کہنے لگا کہ اس کی ماں بیمار ہے تو میں نے اسے عیادت کے لیے جانے کی اجازت دے دی، اس حالت میں مجھ پر کیا لازم آتا ہے، اسی طرح مجھے یہ بھی بتائیں کہ کیا میری بیوی کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اور دوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اگر تو اس طلاق سے بیوی کو روکنا مقصود تھا اور اس کے جانے اور نکلنے کی حالت میں طلاق دینا مقصود نہ تھا، سائل نے اگر اس سے بیوی کو پڑوسیوں کے ہاں جانے سے روکنا مراد لیا تھا اور یہ مقصد نہ تھا کہ اگر وہ جاتی ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی لیکن صرف اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا تو اس میں قسم کا کفارہ لازم آتا ہے، اس لیے اگر وہ بیمار کی عیادت کے لیے جاتی ہے چاہے آپ کی اجازت سے ہی گئی تو آپ پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے یا انہیں لباس مہیا کیا، یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھجور یعنی ڈیڑھ کلو کھجو یا چاول جو علاقے کی خوراک ہو دیں، اور اگر انہیں لباس دیں تو اس میں قمیص اور چادر، یا پھر اوپر لپینے اور نیچے باندھنے کے لیے دو چادریں دیں تو کافی ہیں

لیکن اگر آپ کی اپنی قسم میں نیت یہ تھی کہ اجازت کے بغیر نہ جائے، مثلا آپ کا کہنا : اگر تم میری اجازت کے بغیر گئی تو مجھ پر طلاق "اگر اس میں آپ کی نیت تھی کہ بغیر اجازت گئی تو طلاق لہذا اس میں کوئی حرج نہیں آپ اپنی نیت پر ہیں اور اس صورت میں آپ پر کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ آپ نے جانے کی اجازت دے دی

لیکن اگر آپ نے اسے بالکل جانے سے منع کیا تھا تو چاہے وہ آپ کی اجازت سے بھی گئی تو آپ کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، یہ بھی اس صورت میں اگر اس سے آپ کا مقصد اسے روکنا اور منع کرنا تھا

لیکن اگر اس کے نکلنے کی حالت میں طلاق مقصود تھی اور آپ نے اجازت کی نیت نہ کی تھی بلکہ اسے روکنا چاہا اور نکلنے کی حالت میں طلاق مقصود تھی تو اس کے نکلنے کی حالت میں ایک طلاق واقع ہو جائیگی

اگر آپ نے اس سے قبل دوبارہ طلاق نہ دی تھی تو آپ کو عدت کے اندر بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن اگر عدت ختم ہو گئی اور آپ نے رجوع نہ کیا تو آپ کے لیے حرام ہو جائیگی، اس صورت میں آپ کے لیے اس سے دوبارہ نئے مہر سے ولی اور گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کرنا جائز ہے

یہ اس صورت میں ہے جب آپ نے اسے اس سے قبل دوبار طلاق نہ دی ہو، لیکن اگر آپ نے اس سے قبل بھی دو طلاقیں دے دی ہوں اور اس کلام سے آپ کا مقصد طلاق ہو تو پھر یہ آخری طلاق ہوگی، جب آپ نے پڑوسن کے ہاں جانے کی حالت میں طلاق واقع ہونے کا ارادہ کیا تو یہ طلاق واقع ہو جائیگی، اور اس طرح تین طلاقیں مکمل ہو جائیگی جبکہ پہلے بھی دو طلاقیں ہو چکی ہوں

لیکن کسی شخص کا تین طلاق کے الفاظ بولنا علماء کے صحیح قول کے مطابق ایک طلاق ہی شمار کی جائیگی؛ کیونکہ صحیح حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہی ثابت ہے جو اسی پر دلالت کرتی ہے.... انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ

حوالہ جات

close

ماخذ:

دیکھیں فتاوی نور علی الدرب (1783/3)

اسلام سوال و جواب

13120

واللہ اعلم